"قرآن اردوئے مبین" کہتے ہیں۔ دیکھئے ص ۰، (مکی) پھر معلوم ہوتا ہے کہ موصوف کو زبان پر قدرت بھی نہیں ہے۔ طرزِ بیان بہت اُلجھا ہوا اور گنجلک ہے۔ بہرحال کتاب میں کچھ مفید باتیں اور قابل قدر معلومات بھی ہیں۔

غالب ۔از ڈاکٹر خورشید الاسلام۔ تقطیع متوسط ضخامت ۲۸۸ صفحات۔ کتابت وطباعت بہتر قیمت چھ روپیہ۔ پتہ:- انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڑھ۔

مرزا غالب اور ان کی شاعری پر بہت کچھ لکھا جاچکا ہے لیکن ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ اربابِ فکر ونظر نئے نئے زاویۂ نگاہ سے مرزا کے کلام کا جائزہ لے رہے ہیں، چنانچہ اس کتاب میں لائق مصنف نے شاعر کے پچیس برس کی عمر تک کے کلام کا دقّت وامعانِ نظر سے اس کا مطالعہ کر کے ان اثرات کا کھوج لگانے کی کوشش کی ہے جو مرزا نے فارسی کے شعرائے متاخرین شوکت بخاری۔ اسیر۔ بیدل۔ غنی کاشمیری ناصر علی اور اردو میں میر و سودا اور ناسخ کے کلام کا مطالعہ کر کے قبول کئے تھے۔ یہ اثرات کیا تھے؟ اور مرزا نے انھیں کیوں قبول کیا؟ موصوف نے اس پر مفصل اور محققانہ کلام کیا ہے۔ کتاب چار ابواب اور دو ضمیموں پر شامل ہے۔ پہلے باب میں مرزا کے خاندانی اور ذاتی حالات کا مختصر تذکرہ ہے۔ دوسرے میں فارسی اور اردو کے مذکورۂ بالا شعراء کی خصوصیات کلام اور مرزا کے ابتدائی کلام پر ان شعراء کے اسالیب کا اثر دکھایا گیا ہے۔ تیسرے باب میں اس پر گفتگو کی گئی ہے کہ تمثیل۔ خیال بندی اور مناسبات لفظی جو ان شعرائے عہدِ زوال کے خصوصیاتِ کلام ہیں اُن کا اُس دور کے سیاسی اور سماجی حالات سے کیا تعلق ہے؟ چوتھا باب جس کا عنوان غالب کا کارنامہ ہے اس میں غالب کے اُن احساسات و رجحانات کا جائزہ لیا گیا ہے جو شاعری اور عمر کے اس دور میں انھیں پیش آتے رہے۔ آخر میں دو ضمیمے ہیں پہلے میں مرزا کے اُن اشعار کا انتخاب ہے جن سے مختلف شعراء کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ اور دوسرے ضمیمہ میں اُن لفظوں اور تلازموں کی فہرست ہے جو مرزا کی اس عہد کی شاعری میں بار بار کثرت سے مستعمل ہوئے ہیں۔ عام ادبی مباحث کی طرح اس کتاب کے مباحث بھی ظن و قیاس پر مبنی ہیں اس لئے جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کی نسبت قطعیت کا دعویٰ نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن اس میں شبہ نہیں کہ